8-8-2020

Name - Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE, HAJIPUR

موضوع - ذوق و شوق - علامہ اقبال - تجزیہ و فنی مطالعہ

Topic - Zouq o Shouq by Allama Iqbal - A creative and technical evaluation

B.A (H) - PART II

ذوق و شوق - علامہ اقبال

"ذوق و شوق" بال جبریل کی دوسری اہم نظم ہے۔ اس کا آغاز فلسطین کی سحر انگیزی سے ہوتا ہے۔ اس میں صحرائے عرب کے جمال و جلال کا مرقع پیش کیا گیا ہے۔

قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں
چشمۂ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں

یا

سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحاب شب
کوہ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طیلساں

یا

آگ بجھی ہوئی ادھر، ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

یہ تمام اشعار حسن بیان کا ایک کمال ہیں جس سے تخیل کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی تصویر کشی کی چستی و چابکدستی

Scanned with CamScanner

بھی دکھائی دیتی ہے ۔

'ذوق و شوق' جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے شاعر کے دل کا وہ ~~اشتیاق~~ بیان ہے جو وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لئے اپنی روح کی گہرائیوں میں رکھتا ہے اور اس کا پورا وجود اس تعلق سے سرشار ہے ۔

نظم 'شکوہ' کی طرح اس میں بھی انفرادی طور پر خدا سے وہ بات نسبتاً اختصار کے ساتھ اشارے میں کی گئی ہے ۔

یہ انداز بیان شاعر کے تجربات و واردات کا تجزیہ پیش کرتا ہے ۔

اس کی ابیات تاریخی حوالوں اور کنایوں سے بھری پڑی ہے ۔

یہ بلحاظ تکلم کی حد تک لطیف اور خیال انگیز ہے ۔

کس سے کہوں کہ زہر ہے میرے لئے مئے حیات
کہنہ ہے بزم کائنات تازہ ہیں میرے واردات
کیا نہیں اور غزنوی کارگہ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہل حرم کے سومنات

ذکر عرب کے سوز میں، فکر عجم کے ساز میں
نے عربی مشاہدات، نے عجمی تخیلات

قافلۂ حجاز میں ایک حسین بھی نہیں
گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

صدق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

یہ کلام شکوہ شاعر کا آج کے مسلمانوں سے ہے ۔

خون جگر دل و نظر سے ہے میری نوا کی پرورش
ہے رگ ساز میں رواں صاحب ساز کا لہو

شعر کے بند میں شاعر کا فن اپنے عروج پر ہے ۔ اس میں بار بار اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی کی گئی ہے لیکن آخر میں ایک ایسا لطیف شکوہ کو وجود ہے کہ سارا بند رواں پاتا ہے ۔ اس میں مل کر اللہ آفاقی سا دکھتا ہے ۔

تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوۂ بے حجاب سے

Scanned with CamScanner

دیدارِ الٰہی کی شرط ہے عشق کا ایک ایسا منشور مرتب کرتی ہے جس کی سرخی وصال کے بجائے فراق ہے۔

گرمیِ آرزو فراق! شورشِ ہاو ہو فراق!
موج کی جستجو فراق! قطرہ کی آبرو فراق!

یہ آرزوئے فراق دراصل تمنائے وصال ہے جو جو زمانے اور زندگی کی حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں محبوب سے شکوہ بھی ہے کہ فراق انسان کا مقدر ہے لیکن زندگی کی تمام تگ و دو کا مقصد وصال ہے۔

بقول عبدالمغنی

"وہ — فراق و وصال اور شکوہ و جواب — شکوہ میں اور کر ایک تناؤ کے بعد بالآخر ایک توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ توازن کا یہ عنصر نظم کے فکری مسائل اور فنی ہیئت کی عظیم الشان ترکیب کا باعث ہے۔"

اقبال کے ذوق و شوق کا فکری و فنی امتیاز یہی ہے کہ اس میں شاعر کے احساسات اور استعارات مل کر ایک نفیس

Scanned with CamScanner

شعر میں متکلم کے ساتھ ہمدردی کے اظہار آئے ہیں۔ شاعر کے ذہنی و روح

کا سوز و گداز ہمہ فن کے سوز و ساز میں ڈھل گیا ہے۔ نظم کی یہ

ترکیب و لغوی معنی خیز اور جمال انگیز ہے۔ یہ ایک نہایت فکر انگیز

تخلیق ہے۔ اس میں روایت اور جدت کی ہم آہنگی اور ذہنی دھن

اپنے نقطۂ عروج پر ہے۔

"ذوق و شوق" شاعر کی حالت سے بے اطمینانی اور بے چینی کا اظہار

ہے۔ یہی وہ ذوق و شوق ہے جو اقبال کی شاعری اور زندگی کا محور ہے۔

Scanned with CamScanner